محمد جعفر پھلواروی

حقوق اللہ و حقوق العباد

حقوق اللہ اور حقوق العباد کا مسئلہ بے حد اہم ہے۔ مذہبی نقطۂ نظر سے بھی اور دوسرے اعتبارات سے بھی۔ لیکن مذہبی نقطۂ نگاہ سے اسے کھنگالنے اور منقح کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ مندرجۂ ذیل مضمون اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

جناب شبیر احمد صاحب طاہری (ناظم مجلس اساتذہ گورنمنٹ کالج میرپور آزاد کشمیر) نے ایک سوال کیا ہے کہ:

حقوق اللہ اور حقوق العباد میں سے کس چیز کو اسلام کے نقطۂ نظر سے فوقیت حاصل ہے؟

ہماری رائے میں یہ سوال تقریباً ایسا ہی ہے جیسے یہ سوال کہ دائیں آنکھ کو فوقیت حاصل ہے یا بائیں آنکھ کو؟ جب دونوں آنکھیں ایک ہی مقصد کو پورا کر رہی ہیں تو ان میں ترجیح کا سوال ہی نہیں پیدا ہونا چاہیے۔ ان دونوں میں کوئی منافات یا تخالف نہیں۔ اللہ کا حق ہے اس کی عبادت یعنی پرستش و اطاعت، اور بندوں کا حق ان کی بھلائی کا ہر کام۔ یہ دونوں پہلو دراصل ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ یعنی بندوں کا حق ادا کرنے کا حکم چونکہ اللہ ہی نے دیا ہے اس لیے بندوں کا جو حق بھی ادا کیا جائے گا، وہ عین خدا ہی کے حق کی ادائیگی ہوگی اور اسی کی اطاعت ہوگی۔ اسی طرح خدا کا جو حق بھی ادا کیا جائے گا اس کا خدا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا بلکہ وہ گھوم پھر کر حقوق العباد ہی کی شکل میں نمودار ہوگا۔ دونوں ایک

ہی مقصد کی تکمیل کے لیے ہیں اور دونوں میں کوئی تناقض یا تخالف نہیں لہذا ترجیح یا فوقیت کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

زندگی میں بعض نازک مراحل ایسے آسکتے ہیں جہاں حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کچھ ٹکراؤ سا ہوتا نظر آئے۔ لیکن وہاں بھی درحقیقت کوئی تخالف نہیں ہوتا۔ کوئی دوئی نہیں ہوتی۔ سراپا وحدت ہوتی ہے۔ فرض کیجیے ایک شخص بڑے خشوع وخضوع سے نماز ادا کر رہا ہے اور عین حالت نماز میں اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ ایک نابینا پُرخطر گڑھے کی طرف جا رہا ہے۔ اس وقت اس نمازی کا فرض ہے کہ اپنی نماز توڑ کر اسے اس خطرے سے بچائے کیونکہ نماز کی قضا ہو سکتی ہے۔ جان کی کوئی قضا نہیں۔ اس مثال میں آپ کو بظاہر یہی نظر آئے گا کہ یہاں حق اللہ پر حق العبد کو ترجیح دی گئی ہے۔ لیکن یہ سب ظاہری و سطحی نگاہ کی غلط بینی ہے۔ اگر ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ کی اطاعت اس کا حق ہے تو اس مثال میں نماز کا توڑ دینا ہی اطاعت الٰہی ہے نہ کہ نماز کو جاری رکھنا۔

فرض کیجیے ایک صدر مملکت اپنے سیکریٹری کو حکم دیتا ہے کہ میرا یہ خط لے جا کر فلاں آدمی کو فوراً دے آؤ اور راستے میں کہیں رکنے کا نام بھی نہ لو۔ وہ سیکریٹری اپنی کار پر روانہ ہوتا ہے اور راستے میں کسی جگہ ٹریفک پولیس کا آدمی ہاتھ دکھا کر اس کی کار کو روک لیتا ہے۔ یہاں بہ ظاہر صدر مملکت اور ٹریفک پولیس کے حکم میں تناقض نظر آتا ہے۔ صدر کا حکم کہ کہیں رکے بغیر چلے جاؤ اور ٹریفک پولیس کا یہ اشارہ کہ کار آگے نہ بڑھے۔ صاف دونوں میں تعارض ہو رہا ہے لیکن در اصل کوئی تخالف و تضاد نہیں۔ پولیس کے اشارے پر کار کو روک لینا بھی اسی صدر کا حکم ہے جس نے سیکریٹری کو بے رکے خط پہنچانے کا حکم دیا ہے ــــــ ٹھیک اسی طرح کسی وقت انسانی مصلحت کو مقدم کر دینا اسی خدا کا حکم ہے جس نے نماز کو ہر چیز پر مقدم رکھنے کا حکم دیا ہے۔ پس دونوں میں ترجیح و فوقیت کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

ایک ضروری نکتہ اس سلسلے میں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ خدا کو ہماری عبادتوں سے کوئی فائدہ

نہیں پہنچتا اور ترک عبادت سے اس کا کوئی نقصان بھی نہیں ہوتا۔ عبادت کا فائدہ یا ترکِ عبادت کا نقصان گھوم پھر کر انسان ہی کو پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شرک کے سوا خدا کے تمام گناہوں میں معافی کا امکان موجود ہے۔ لیکن بندوں کا کوئی گناہ اس وقت تک قابلِ معافی نہیں جب تک وہ بندہ خود معاف نہ فرما دے۔ اس سلسلے میں یہ حدیث بڑی قابلِ غور ہے:

الظلم ثلثة، فظلم لا یغفرہ اللہ، وظلم یغفرہ، وظلم لا یترکہ۔ فاما الظلم الذی لا یغفرہ اللہ فالشرک۔ قال اللہ: ان الشرک لظلم عظیم۔ واما الظلم الذی یغفرہ اللہ فظلم العباد انفسھم فیما بینھم وبین ربھم۔ واما الظلم الذی لا یترکہ اللہ فظلم العباد بعضھم بعضاً حتی یدین لبعضھم عن بعض (رواہ ابوداؤد والعباس والبزار عن انس)	ظلم تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک ظلم وہ جسے خدا نہیں بخشتا۔ دوسرے وہ ظلم جسے وہ بخش دیتا ہے۔ تیسرے وہ ظلم جسے وہ چھوڑے گا نہیں۔ وہ ظلم جسے اللہ نہیں بخشے گا شرک ہے۔ اللہ فرماتا ہے: شرک تو بلاشبہ ظلم عظیم ہے۔ رہا وہ ظلم جسے وہ بخش دے گا وہ ہے بندے اپنے اوپر آپ کرتے ہیں اور اس کا تعلق ان کے اور ان کے رب سے ہے۔ اور وہ ظلم جسے وہ نہیں چھوڑے گا وہ ظلم ہے جو بندے ایک دوسرے پر کرتے ہیں تا آنکہ وہ بعض کا بدلہ بعض سے دلا کر رہے گا۔

اسی سلسلے کی سب سے اہم کڑی وہ آیات قرآنی ہیں جن سے سورۂ بنی اسرائیل کا تیسرا رکوع شروع ہوتا ہے اور چوتھے رکوع تک جاتا ہے۔ اس میں آغاز اور اختتام حق اللہ پر ہوتا ہے۔ آغاز یوں ہے:

وقضیٰ ربک الا تعبدوا الا ایاہ	یہ خدا کا فیصلہ ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو۔

اس کے بعد دونوں رکوع حقوق العباد سے بھرے ہوئے ہیں۔